ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 7اپریل 1954

بسوابھوسن نائک

بنام

ریاست اوریسا۔

[مہرچند مہاجن چیف جسٹس، ویوین بوس اور غلام حسن جسٹس صاحبان]

انسداد رشوت ستانی ایکٹ 1947 (II، سال 1947)-دفعہ 5(1)،(2)،(3)اور دفعہ 6-دفعہ 6 کے تحت پابندی-آیا کسی خاص نویت میں ہونا ضروری ہو-الزام یا منظوری میں کوئی تفصیلات نہیں دی گئی ہیں-اس کا قانونی اثر۔

حکم ہوا کہ، انسداد رشوت ستانی ایکٹ 1947 (قانون دوم، سال 1947) کی دفعہ 5(2) کے تحت قابل سزا جرم کی منظوری کے لیے کسی خاص نویت میں یا تحریری طور پر یا اس کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ ان حقائق کو بیان کرے جن کے حوالے سے یہ دیا گیا ہے۔ تاہم، منظوری کے پیش نظر حقائق بیان کرنا مطلوب، کیونکہ جب منظوری میں حقائق بیان نہیں کیے جاتے ہیں، تو اس بات کا ثبوت دیا جانا چاہیے کہ منظوری ان حقائق کے حوالے سے دی گئی تھی جو الزام عائد کیے گئے جرم کو تشکیل دیتے ہیں لیکن منظوری میں حقائق کو بیان کرنے میں کمی مہلک نہیں ہے جب تک کہ حقائق ہو سکتے ہیں اور کسی اور طریقے سے ثابت ہو سکتے ہیں۔

جہاں منظوری ایکٹ کے دفعہ 5 (2) تک محدود تھی، اس معاملے کے حالات میں، اس کا تعلق دفعہ 5 کے ذیلی دفعہ (1) کی شق (a) کے علاوہ کسی اور چیز سے نہیں ہو سکتا تھا اور اس لیے منظوری میں شق (a) کا ذکر نہ کرنا اسے کالعدم قرار نہیں دیتا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایکٹ کی دفعہ 5(3) کے تحت استغاثہ کو صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ ملزم یا اس کی طرف سے کسی شخص کے پاس مالی وسائل یا جائیداد ہے جو اس کی آمدنی کے معلوم ذرائع سے غیر متناسب ہے اور جس کے لیے ملزم تسلی بخش حساب نہیں دے سکتا۔ ایک بار یہ ثابت ہو جانے کے بعد عدالت یہ فرض کرنے کی پابند ہے، جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے، کہ ملزم دفعہ 5 کے ذریعے پیدا کیے گئے نئے جرم یعنی اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی میں مجرمانہ بدانتظامی کا مجرم ہے۔

یہ بھی حکم ہوا کہ الزام میں منظوری میں اس بنیاد پر کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں تھی کہ کوئی تفصیلات نہیں دی گئیں کیونکہ انسداد رشوت ستانی ایکٹ کی دفعہ 5(1)(a) کے تحت جرم انفرادی کارروائیوں پر مشتمل نہیں ہے جیسا کہ دفعہ 161 مجموعہ تعزیرات بھارت میں ہے لیکن یہ ایک عام نوعیت کا ہے اور انفرادی مثالیں اس مفروضے کی وجہ سے ضروری نہیں ہیں جو دفعہ 5(3) عدالت سے کھینچنے کا مطالبہ کرتی ہے۔

گوکل چند دوارکا داس مورارکا بنام دی کنگ (اے آئی آر 1948 پی سی 82) کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 33، سال 1952۔

19 فروری 1952 کو کٹک میں اڑیسہ کی عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے آرٹیکل 134(1)(c) کے تحت اپیل، 19 ستمبر 1950 کو ایڈیشنل سیشن جج، کٹک-ڈھینکنال، کٹک کی عدالت فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی فوجداری اپیل نمبر 66، سال 1950 میں، سیشن ٹرائل نمبر 9-سی، سال 1950 میں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے نورالدین احمد، آر پٹنائک اور آر سی پرساد۔

آر گنپتی آئیر، مدعاعلیہ کے لیے۔

7.1954 اپریل۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس بوس نے سنایا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل کنندہ حکومت اڑیسہ کے تحت فیکٹریوں کا انسپکٹر تھا۔ ریاست اڑیسہ میں فیکٹریوں اور ملوں کا معائنہ کرنا ان کے فرض کا ایک حصہ تھا۔ انہوں نے بالترتیب 18 اگست 1948 سے 27 اگست 1948 اور 29 ستمبر 1948 سے 30 اکتوبر 1948 تک کوراپوت اور بالاسور اضلاع کا دورہ کیا۔ استغاثہ کا مقدمہ یہ ہے کہ اس نے ان اضلاع میں جن ملوں کا معائنہ کیا ان میں سے کچھ سے منسلک افراد سے رشوت وصول کی۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ان کی ملوں کو بند کرنے اور مبینہ نقائص کے لیے دیگر جرمانے عائد کرنے کی دھمکی دیتا تھا جب تک کہ وہ اسے رشوت نہ دیں۔

3 اکتوبر 1948 کو وہ بالاسور ضلع کے بستا میں ڈاک بنگلے میں ڈیرے ڈال رہے تھے۔ اس کے خلاف موصول ہونے والی معلومات کی وجہ سے اس دن اس کے شخص اور سامان کی تلاشی لی گئی اور اس سے 3,148 روپے کی رقم برآمد ہوئی جس میں اس وقت جال کے طور پر ادا کیے گئے 450 روپے اور اس کے قبضے میں پہلے سے موجود 2,698 روپے شامل تھے۔ اسے موقع پر ہی گرفتار کر لیا گیا لیکن بعد میں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

ان کے خلاف محکمہ جاتی اور دیگر کارروائیاں کی گئیں اور بالآخر 29 مارچ 1950 کو ان پر مقدمہ چلایا گیا، اور ان پر انسداد رشوت ستانی ایکٹ (II، سال 1947) کی دفعہ 5 (2) کے تحت غیر قانونی تسکین کو عادت سے قبول کرنے کی نویت میں مجرمانہ بدانتظامی کا الزام عائد کیا گیا۔ رشوت لینے کے تین مخصوص جرائم کے لیے مجموعہ تعزیرات بھارت 161 کے تحت ان پر الگ سے الزام عائد کیا گیا اور الگ سے مقدمہ چلایا گیا لیکن ہمیں یہاں اس سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ وہ تینوں الزامات سے بری ہو گئے تھے۔ یہاں اس کی سزا صرف دفعہ 5 (2) کے تحت ہے۔ ٹرائل عدالت نے اسے چار سال کی قید بامشقت اور 5,000 روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ عدالت عالیہ نے اپیل پر سزا کو برقرار رکھا لیکن سزا کو کم کر کے دو سال اور 3,000 روپے جرمانہ کر دیا۔

ملزم نے تین نکات پر آرٹیکل 134 (1) (c) کے تحت اپیل کرنے کے لیے سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ان میں سے دو سرٹیفکیٹ کے اجرا کو جواز پیش کرنے کے لیے کافی اہمیت کے حامل نہیں تھے خاص طور پر کیونکہ دونوں میں سے ایک اس عدالت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مقرر کردہ اصول کے تحت آتا ہے۔ لیکن اس نے تینوں کو اجازت دے دی کیونکہ اس کا خیال تھا کہ پہلا نقطہ اہمیت کا حامل تھا۔ نکات کو اس طرح وضع کیا گیا:

"(i) کیا اس طرح کے معاملے میں منظوری کے تقاضے کے بارے میں اس عدالت کا نظریہ اور اے۔ آئی۔ آر۔ 1948 پی۔ سی صفحہ 82 میں مورار کا کے معاملے کی تشریح جو اس عدالت نے اپنے فیصلے میں اختیار کی ہے، درست ہے۔

(ii) کیا رشوت کے معاملے میں کسی ساتھی گواہ کی تصدیق کے تقاضوں سے متعلق اس عدالت کی تشریح عدالت عظمیٰ کے تازہ ترین غیر رپورٹ شدہ کیس کے حوالے سے درست ہے جس کا حوالہ فیصلے میں دیا گیا ہے اور جس کے بعد 1952 کے ایس سی جے صفحہ 46 میں رپورٹ کیا گیا ہے۔

اور

(iii) کیا اس فیصلے کے ذریعے پیش کردہ قانون کے خلاف انسداد رشوت ستانی ایکٹ کی دفعہ 5(3) کے تحت مفروضوں کا فیصلہ کرنے میں پیدا ہونے والے تحفظات کے حوالے سے اپیل کی جانی چاہیے۔"

پہلا نقطہ اس طرح پیدا ہوتا ہے۔ انسداد رشوت ستانی ایکٹ کی دفعہ 5 میں چار قسم کی مجرمانہ بدانتظامی بیان کی گئی ہے۔ ان کا شمار ذیلی دفعہ (1) کی شق (a)، (b)، (c) اور (d) میں کیا گیا ہے۔ یہ سزا عام ہے اور اس میں یہ واضح نہیں کیا گیا ہے کہ ان چار جرائم میں سے کس کا مطلب تھا۔ یہ اس طرح چلتا ہے:

حکومت اڑیسہ۔

کامرس اینڈ لیبر ڈیپارٹمنٹ۔

آرڈر نمبر 4561/.Com، تاریخ 3-11-1948

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

انسداد رشوت ستانی ایکٹ 1947 (II، سال 1947) کی دفعہ 6 کے مطابق، اڑیسہ کے گورنر نے سری بی بی نائک، انسپکٹر آف فیکٹریز، اڑیسہ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت صوبے کے امور کے سلسلے میں ملازم ہیں کے خلاف قانونی کارروائی کی منظوری دے دی ہے۔

2. کیے گئے جرم کی نوعیت:
سرکاری فرائض کی انجام دہی میں مجرمانہ بدانتظامی۔
گورنر کے حکم سے،
دستخط، وی. رامناتھن،
سیکرٹری حکومت"۔

یہ دعوی کیا گیا کہ پریوی کونسل نے گوکل چند دوارکا داس موراراکا بنام دی کنگ ([1]) میں فیصلہ دیا کہ اس طرح کی منظوری غلط ہے۔ عدالت عالیہ نے اس دلیل کو مسترد کر دیا۔ ہم عدالت عالیہ سے متفق ہیں۔

پریوی کونسل کے فیصلے کی منظوری جس پر انحصار کیا گیا ہے مندرجہ ذیل ہے:

"ان کے محترم مقام کے خیال میں، شق 23 کی توضیعات کی تعمیل کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ منظوری ان حقائق کے حوالے سے دی گئی تھی جو الزام عائد کیے گئے جرم کو تشکیل دیتے ہیں۔ یہ واضح طور پر مطلوب کہ منظوری کے سامنے حقائق کا حوالہ دیا جائے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کیونکہ شق 23 میں منظوری کو کسی خاص نویت میں ہونے اور نہ ہی تحریری طور پر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر الزام عائد کیے گئے جرم کو تشکیل دینے والے حقائق منظوری کے باوجود معلوم نہیں ہیں، تو استغاثہ کو غیر معمولی شواہد کے ذریعے یہ ثابت کرنا ہو گا کہ ان حقائق کو منظوری دینے والے اتھارٹی کے سامنے رکھا گیا تھا۔"

عدالتی کمیٹی کا فیصلہ کاٹن کلاتھ اینڈ ین (کنٹرول) آرڈر 1943 کی شق 23 سے متعلق ہے، لیکن اصول یہاں لاگو ہوتے ہیں۔ انسداد رشوت ستانی ایکٹ کے تحت منظوری کے لیے کسی خاص

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

نویت میں، یا تحریری طور پر یا اس کے لیے ان حقائق کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے جن کے حوالے سے یہ دیا گیا ہے اس حکم کی شق 23 کے تحت تھا جس پر ان کے حاکم غور کر رہے تھے۔ اس طرح کے کورس کی خواہش واضح ہے کیونکہ جب منظوری کے ثبوت میں حقائق کا تعین نہیں کیا جاتا ہے تو یہ بھی بتانا پڑتا ہے کہ منظوری ان حقائق کے حوالے سے دی گئی تھی جو الزام عائد کیے گئے جرم کو تشکیل دیتے ہیں، لیکن ایسا کرنے میں کمی مہلک نہیں ہے جب تک کہ حقائق کسی اور طریقے سے ثابت ہو سکتے ہیں۔

عدالت عالیہ نے پایا کہ جن حقائق سے منظوری کا تعلق ہے وہ مناسب منظوری دینے والے اتھارٹی کے سامنے پیش کیے گئے تھے۔ ہمیں ٹیلی فون کالوں اور اس طرح کے شواہد پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا منظوری کا مطالبہ کرنے والا خط (نمائش 25) ان حقائق کو ظاہر کرنے کے لیے کافی ہے جن پر منظوری مبنی ہے۔ یہ ان اصطلاحات میں ہے:

"مجھے یہ اطلاع دینے کا اعزاز حاصل ہے کہ سری بی بی نائک، انسپکٹر آف فیکٹریز، اڑیسہ، اس ضلع کے اپنے دورے کے دوران کچھ ملوں کا دورہ کر رہے تھے، اور مجھے موصول ہونے والی اطلاع پر کہ وہ مل مالکان کو ضرر کی دھمکی دے کر منیجر یا مالکان سے غیر قانونی تسکین کے طور پر بھاری رقوم اکٹھا کر رہے تھے، اس معلومات کی سچائی کی تصدیق کے لیے 2 اکتوبر 1948 کی شام کو سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اور دو دیگر معزز حضرات اور مل مالکان کی موجودگی میں میرے دستخط سے نشان زد 3 سو روپے کے نوٹ حوالے کرنے کا انتظام کیا گیا۔ 3 اکتوبر کو فیکٹری انسپکٹر کو 450 روپے کی غیر قانونی تسکین موصول ہوئی جس میں تین نشان زدہ سو روپے کے نوٹ شامل تھے، پر اسیکیوٹنگ انسپکٹر نے اس کے قبضے سے 2,698 روپے کی مزید بھاری رقم کے ساتھ نشان زدہ نوٹ ضبط کر لیے۔

....

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

انسداد رشوت ستانی ایکٹ 1947 کی دفعہ 6 کے تحت، ملزم صوبائی حکومت کے ملازم ہونے کے ناطے دفعہ 161، مجموعہ تعزیرات بھارت یا ایکٹ کی دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت کسی جرم کا نوٹس لینے سے پہلے صوبائی حکومت کی منظوری ضروری ہے۔"

اس خط میں بیان کردہ حقائق کی بنیاد پر منظوری، یعنی رشوت کے طور پر بھاری رقم جمع کرنے کے بارے میں موصول ہونے والی معلومات اور اس کے قبضے میں 2,698 روپے کا پتہ لگنا موجودہ استغاثہ کی توثیق کرنے کے لیے کافی ہوگا۔ اس خط اور دیگر شواہد سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حکومت کے سامنے پیش کیے گئے حقائق کا تعلق صرف مجموعہ تعزیرات بھارت 161 اور انسداد رشوت ستانی ایکٹ کی دفعہ 5(1) کی شق (a) کے تحت جرائم سے ہو سکتا ہے۔ وہ شقوں (b) یا (c) سے متعلق نہیں ہو سکتے تھے۔ لہذا، جب منظوری دفعہ 5(2) تک محدود تھی، تو یہ معاملے کے حالات میں، دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (a) کے علاوہ کسی اور چیز سے متعلق نہیں ہو سکتی تھی۔ لہذا، منظوری میں شق (a) کا ذکر نہ کرنا اسے کالعدم نہیں کرتا ہے۔

موجودہ استغاثہ دفعہ 5(1)(a) تک محدود ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

"(1) ایک سرکاری ملازم کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے فرض کی انجام دہی میں مجرمانہ بدانتظامی کا جرم کرتا ہے۔(ا) اگر وہ عادت سے کسی شخص سے اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے کسی تسکین (قانونی معاوضے کے علاوہ) کو مقصد یا انعام کے طور پر قبول کرتا ہے یا حاصل کرنے پر راضی ہوتا ہے یا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جیسا کہ مجموعہ تعزیرات بھارت 161 میں مذکور ہے۔"

اس کے بعد ذیلی دفعہ (3) آتی ہے جو ان اصطلاحات میں ثبوت کا ایک نیا اصول طے کرتی ہے:

"ذیلی دفعہ (2) کے تحت قابل سزا جرم کے کسی مقدمے کی سماعت میں یہ حقیقت کہ ملزم شخص یا اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص قبضے میں ہے، جس کے لیے ملزم شخص اپنی آمدنی کے معلوم ذرائع سے غیر متناسب مالی وسائل یا جائیداد کا تسلی بخش

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حساب نہیں دے سکتا، ثابت ہو سکتا ہے، اور اس طرح کے ثبوت پر عدالت یہ فرض کرے گی، جب تک کہ اس کے بر عکس ثابت نہ ہو جائے کہ ملزم شخص اپنی سرکاری فرایض کی انجام دہی میں مجرمانہ بدانتظامی کا مجرم ہے اور اس لیے اس کی سزا صرف اس وجہ سے غلط نہیں ہو گی کہ یہ صرف اس طرح کے مفروضے پر مبنی ہے۔"

لہذا، استغاثہ کو صرف اتنا کرنا ہے کہ یہ ظاہر کرنا ہے کہ ملزم، یا اس کی طرف سے کسی شخص کے پاس مالی وسائل یا جائیداد ہے جو اس کی آمدنی کے معلوم ذرائع سے غیر متناسب ہے اور جس کا ملزم تسلی بخش حساب نہیں دے سکتا۔ ایک بار جب یہ ثابت ہو جاتا ہے تو عدالت کو یہ فرض کرنا پڑتا ہے، جب تک کہ اس کے بر عکس ثابت نہ ہو جائے، کہ ملزم دفعہ 5 کے ذریعے بنائے گئے نئے جرم کا مجرم ہے، یعنی اپنی سرکاری فرائض کی انجام دہی میں مجرمانہ بدانتظامی۔

اب ملزم 3,148 روپے کے قبضے میں پایا گیا۔ اس نے یہ ظاہر کرتے ہوئے اس رقم میں سے 450 روپے کا حساب لگایا کہ یہ اس وقت اسے ایک جال کے طور پر ادا کیا گیا تھا۔ اسے اس جرم سے بری کر دیا گیا ہے، اس لیے اسے صرف 2,698 روپے کا حساب دینا تھا۔ ٹورنگ آفیسر کے لیے دورے کے دوران نقد رقم اپنے ساتھ لے جانے کے لیے یہ ایک بڑی رقم ہے۔ اس کی وضاحت کو تسلی بخش نہیں سمجھا گیا اور یہ حقیقت کا سوال ہے جس سے ہمیں اس عدالت میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہذا، یہ دیکھنا باقی ہے کہ کیا یہ ان کی آمدنی کے معلوم ذرائع سے غیر متناسب تھا۔

ملزم گورنمنٹ فیکٹری انسپکٹر ہے اور ہمیں بتایا گیا کہ اس کی تنخواہ صرف 450 روپے ماہانہ ہے۔ عدالت عالیہ نے پایا کہ تیرہ ماہ کی اپنی پوری مدت ملازمت کے دوران اس کی طرف سے نکالی گئی کل رقم تنخواہ کے طور پر 6,045 روپے اور سفری الاؤنس کے طور پر 2,155 روپے تھی۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ 0.648 ایکڑ زمین کا مالک ہے جس سے کوئی آمدنی نہیں ہوتی ہے۔ ملزم کے کھاتے کے اخراجات کی طرف عدالت عالیہ کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پاس کافی خاندانی جائداد ہے جو اسے اتنی بڑی رقم بچانے کے لیے کافی گنجائش نہیں چھوڑے گی۔ آمدنی کا کوئی دوسرا ذریعہ ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔ یہ واضح ہے کہ اس کی حیثیت اور اس کے عہدے پر کسی بھی ٹورنگ آفیسر کو اپنے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دورے کے مقاصد کے لیے اتنی بڑی رقم کی ضرورت نہیں ہو گی چاہے وہ ایک ماہ کے لیے ہیڈ کوارٹر سے دور ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی وضاحت کو دونوں عدالت عالیان نے غیر تسلی بخش سمجھا اور اس پر یقین نہیں کیا گیا۔ یہ سب حقائق کے سوالات ہیں۔ ایک بار جب مذکورہ بالا حقائق موجود پائے گئے اور ملزم کی وضاحت کو غیر تسلی بخش قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا گیا، تو دفعہ 5(3) کو فوری طور پر اپنی طرف متوجہ کیا گیا اور عدالت یہ فرض کرنے کی پابند تھی کہ (دفعہ میں استعمال ہونے والا لفظ "ہو گا" اور "ہو سکتا ہے" نہیں) کہ ملزم دفعہ 5(2) کے تحت مجرم تھا، خاص طور پر جب کہ دفعہ کا یہ حصہ آگے کہتا ہے۔

> **"اور اس کے لیے اس کی سزا صرف اس وجہ سے غلط نہیں ہو گی کہ یہ صرف اس مفروضے پر مبنی ہے۔"**

صرف یہی حقائق سزا کو برقرار رکھنے کے لیے کافی ہیں اور ہمیں دوسرے معاملات پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ درست تھا کہ منظوری کافی تھی اور ملزم کو سزا دینے کے لیے کافی تھی۔

عدالت عالیہ کے سرٹیفکیٹ میں طے شدہ تیسرا نقطہ الزام میں تفصیلات کی عدم موجودگی سے متعلق ہے اور ہم نے منظوری میں دلائل سے جمع کیا ہے۔ لیکن اس طرح کے معاملے میں الزام میں کوئی تفصیلات بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ دفعہ 5(1)(a) کے تحت جرم انفرادی رشوت لینے کی کارروائیوں پر مشتمل نہیں ہے جیسا کہ مجموعہ تعزیرات بھارت 161 میں ہے بلکہ عام نوعیت کا ہے۔ انفرادی مثالیں مخصوص معاملات میں عمومی بیان کو ثابت کرنے کے لیے مفید ہو سکتی ہیں لیکن یہ کسی بھی طرح سے ضروری نہیں ہے کیونکہ اس مفروضے کی وجہ سے کہ دفعہ 5(3) عدالت سے قرعہ اندازی کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس لیے منظوری یا الزام میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں تھی؛ اور نہ ہی ملزم کو تعصب کا سامنا کرنا پڑا ہے کیونکہ وہ ہر وہ چیز جانتا تھا جس پر اس کے خلاف زور دیا جا رہا تھا اور اس نے ان حقائق کی تردید کرنے کے لیے ثبوت پیش کیے جن پر استغاثہ نے بھروسہ کیا تھا۔ ان سے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت ان کے معائنے میں اوپر بیان کردہ مادی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

حقائق کے بارے میں بھی پوچھ گچھ کی گئی اور انہیں اس وقت بھی اس طرح کی وضاحت دینے کا موقع دیا گیا جو وہ چاہتے ہیں۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document